KING FAISAL JHANDIR LIBRARY
Acc No 059220
MAIN ST

TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI
PUBLIC LIBRARY

1917

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ

پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا، اور میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو

افادات

مجلسِ ذکر

حصہ پنجم

از

حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہم العالی

امیر انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

المشیخ سلسلہ قادریہ راشدیہ دروازہ شیرانوالہ لاہور

بار اول

تعداد ۱۲۵۵

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	اصلاح حال کی علامتیں	۴
۲	دنیا کے غموں سے پیچھا چھڑانیکا نسخہ	۱۹
۳	کامل کی صحبت کے بغیر اصلاح حال ناممکن ہے	۳۰
۴	بعض بیماریاں مرنے سے ختم ہو جاتی ہیں۔ اور بعض مرنے کے بعد بھی ساتھ جاتی ہیں	۴۴
۵	ریا اور سمعہ	۵۱
۶	انسان کی اصلاح قلب پر موقوف ہے	۶۶
۷	مسلمانوں کو صحت جسمانی کے علاوہ صحت روحانی کی بھی ضرورت ہے۔	۷۷
۸	جب تک باطن کی اصلاح نہ ہو اس وقت تک صحیح طریقہ سے شریعت پر عمل نہیں ہو سکتا	۸۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۹	بہشتیوں کی ایک علامت	۹۱
۱۰	انسان کا ایمان ہمیشہ خطرہ میں ہے۔ جب تک لحد قبر میں داخل نہ ہو جائے	۱۰۰
۱۱	ایمان کامل کی علامت	۱۰۸
۱۲	تلقین محاسبہ	۱۲۳
۱۳	قرآن مجید سے مستفید ہونے کے لئے خوف خدا کی ضرورت ہے۔	۱۳۰
۱۴	صحت جسمانی کی طرح صحت روحانی کا بگڑنا اور سنبھلنا مرتے دم تک رہتا ہے	۱۴۰
۱۵	امراض روحانی کا علاج	۱۵۱

(پنجاب پریس وطن بلڈنگ سرکلر روڈ لاہور)

ضروری عرضداشت

اللہ تعالیٰ نے جن اپنے بندوں کی خدمت بسلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ میرے ذمہ لگائی ہوئی ہے۔ وہ جمعہ کی رات کو میرے پاس تشریف لاتے ہیں انہیں بعد از نماز مغرب سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ کے طریقہ پر ذکر جہر کراتا ہوں۔ اس کے بعد ان کی روحانی اصلاح کے پیش نظر کتاب وسنت کی روشنی میں کچھ عرض کر دیا کرتا ہوں۔ یہ مجلس ذکر کہلاتی ہے مجلس ذکر میں جو کچھ اللہ تعالےٰ نے کہلوایا ہے۔ وہ افادہ عام کے لئے کتابی صورت میں مسلمانوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے قبول فرمائے۔ اور اس چیز کو مسلمانوں کی ہدایت اور میری نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین یا الہ العالمین ط

احقر الانام احمد علی عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۲ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ مطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۶ء

اصلاح حال کی علامتیں

میں ہمیشہ عرض کیا کرتا ہوں۔ کہ جن احباب کی خدمت مجھ گنہگار کے ذمہ عائد کر دی گئی ہے۔ ان کی اصلاح باطن کے لئے کچھ عرض کر دیا کرتا ہوں۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہوتا کہ میں پاکباز ہوں آپ گنہگار ہیں۔ آپ کو اصلاح باطن کی ضرورت ہے۔ اور مجھے نہیں ہے۔ میں اپنے آپ کو آپ سب سے زیادہ گنہگار سمجھتا ہوں اور مجھے آپ سے زیادہ اصلاح باطن کی ضرورت ہے یہ میرا حال ہے۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالےٰ اس پر مجھے قائم رکھے۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ میں اکثر یہ فقرہ کہا کرتا ہوں اوصی نفسی اولاً وایاکم بعدہ (میں پہلے اپنے نفس کو وصیت کرتا ہوں اور آپ کو بعد میں) جو

اللہ تعالےٰ مجھ سے کہلوا رہے ہیں۔ ان کی پابندی میرے لئے بھی فرض ہے۔ بیعت کے وقت آج کل میں عہد لیا کرتا ہوں۔ کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حکم آپ بتلائیں گے۔ اس کی میں پابندی کروں گا۔ جنہوں نے بیعت کی ہوئی ہے۔ ان کی خدمت میرے ذمہ فرض ہے۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ جو میں عرض کروں اس کو گوش ہوش سے سنیں۔ لوح دل پر لکھ کرلے جائیں اور عمل میں لائیں

اس سے پہلے کسی مجلس ذکر میں میں عرض کر چکا ہوں کہ اصلاح کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اصلاح قال ۲۰۔ اصلاح حال

دیہاتیوں کی تو اصلاح قال بھی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالےٰ اس کی خود شہادت دیتے ہیں۔

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ نِفَاقًا وَّ اَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ

ترجمہ گنوار کفر اور نفاق میں بہت سخت ہیں۔ اور اس قابل ہیں کہ جو احکام اللہ نے اپنے رسولؐ

اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ الآیۃ (سورہ التوبہ رکوع ۱۲ پ ۱۱) پر نازل فرمائے ہیں۔ ان سے واقف نہ ہوں۔

اشد اسم تفضیل مذکر کا صیغہ ہے۔ گویا کفر اور نفاق کا اس سے آگے کوئی درجہ نہیں۔ دیہاتی بظاہر سیدھے سادے ہوتے ہیں لیکن اندر سے کھوٹے ہوتے ہیں۔ جیسے فارسی میں کسی نے کہا ہے۔

ع۔ دیوانہ بکار خود ہوشیار۔ اپنی مطلب براری میں بڑے پکے ہوتے ہیں۔ جاٹوں کی لڑائیوں کا آپ کو علم ہی ہے وہ ذرا سی بات پر سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں پانی اور کھیتوں کی حدوں پر قتل تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے ہاں کامل بہت کم ہوتے ہیں۔ ان کے ہاں نہ دین کا علم اور نہ عمل ہوتا ہے۔ عام طور پر ان کے آئمہ مساجد سوائے نماز جنازہ پڑھانے اور امامت کرانے کے اور کچھ نہیں جانتے۔ ان کے دین سے جہالت کی اللہ تعالیٰ بھی شہادت دیتے ہیں۔ اَجْدَرُ اَلَّا یَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ۔ اَجْدَرُ بھی اسم تفضیل مذکر کا صیغہ

ہے۔ان کی جہالت کی بھی کوئی حد نہیں۔ ان کی تو اصلاح قال بھی نہیں ہوتی ان کو بولنے کی بھی تمیز نہیں ہوتی۔کسی کا ذکر بعد میں کریں گے۔ پہلے اس کو ماں بہن کی مغلظ گالی دیں گے۔ اپنے بڑے لڑکے مولوی حبیب اللہ کی شادی کا ذکر میں کسی مجلس ذکر میں کر چکا ہوں کہ اس نے دیہات کے کئی رشتے اس لئے رد کر دئے۔ کہ اکثر دیہاتی لڑکیوں کو بولنے کی بھی تمیز نہیں ہوتی۔امیر امان اللہ خاں کے اُستاد نے کسی دوسرے شخص کے ذریعہ اپنی نواسی کا رشتہ پیش کیا۔ وہ امیر تھے۔ میں نے اپنے آپ کو غریب سمجھ کر وہ رشتہ بھی چھوڑ دیا۔ اس میں بھی کوئی حکمت تھی۔اگر وہ شادی شدہ ہوتا۔ تو یہ سعادت نصیب نہ ہوتی۔ نہ رن نہ کن (پنجابی) اس لئے مدینہ منورہ جا بیٹھا۔میں یہ عرض کر رہا تھا۔ الا ما شاء اللہ اکثر دیہاتیوں کی نہ اصلاح قال ہوتی ہے۔ نہ اصلاح حال۔

اب آیئے تعلیم یافتہ کی طرف۔پچھلی دفعہ میں نے عرض کیا تھا۔کہ تعلیم کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔تعلیم قدیم۔

۲۔ تعلیم جدید۔ تعلیم قدیم کے تعلیم یافتہ مدارس عربیہ کے فارغ التحصیل علمائے کرام ہیں۔ اور تعلیم جدید کے فارغ بی اے۔ ایم اے ہیں۔ ان دونوں کی اصلاح قال تو ہو جاتی ہے۔ مگر اصلاح حال ان کی بھی نہیں ہوتی۔ بی اے۔ ایم اے کو تو امراض روحانی کا پتہ بھی نہیں ہوتا جیسے رات کو جیبر میل میں مسافر راوی۔ چناب۔ جہلم اور اٹک سب کو عبور کر جاتا ہے۔ اور پتہ بھی نہیں چلتا اسی طرح علمائے کرام ان سے عبور کر جاتے ہیں۔ قرآن میں ان امراض کا ذکر آتا ہے۔ اور وہ دوران تعلیم میں قرآن سے عبور کر جاتے ہیں۔ دنیا میں اصلاح حال نہ ہوئی۔ تو اللہ تعالےٰ کے ہاں امراض روحانی کے لئے ایک ہی ہسپتال ہے جس کا نام دوزخ ہے۔ اگر عالم روحانی مریض ہے۔ تو اس کو بھی اس میں رکھا جائے گا۔ بی اے روحانی مرض میں مبتلا ہے۔ تو وہ بھی اسی میں داخل ہوگا۔ جیسے یہاں عالم اور بی اے جسمانی مرض میں مبتلا ہوں۔ تو ان کو بھی میو ہسپتال میں داخل ہونا پڑے گا۔ اور جاہل کو بھی۔

سرا سر ظلم ہو جانے ہو جا

فنا کردی ہے۔

پاتا ہوں خ

دے دیں۔

نہ چھیڑا جائے۔

تو وہ بدل گیا۔ ذمہ داری کا یہ مطلب نہیں۔ کہ کنوارا
بن کر رہے۔

حدیث میں آتا ہے۔ کہ دو شخص ہیں ان میں سے ایک
تو یہ دعا کرتا ہے۔

اللھم اجعلنا تاجرا۔ (اے اللہ (اللہ کی راہ میں) ہمیں
تاجر بنا دے) اور دوسرا کہتا ہے۔ اللھم اجعلنا
مجاھدا (اے اللہ ہمیں مجاہد بنا دے)

دونوں ہی تو ضرورتیں۔ انسان اگر اللہ کی راہ میں
خرچ کرے گا۔ تو اللہ کی مرضی کے خلاف خرچ ہوگی۔
اس دولت ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ پہلے ایک لڑائی
کی جاتی ہے۔ پھر تاجر نے اور دولت والے نے
دور رکھ لیں۔

آپ نے سنا ہوگا فرماتے ہیں۔

جَاءَ بِغَنَمٍ فَسَلِمَ	ترجمہ
جَاءَ بِالْغَنَمِ أَيِ اللَّبَنِ	جس دن مال اور دودھ لے کر آیا
	سالم دل لے کر آیا۔

ہوں۔ کہ انسان دنیا میں خلق سلیم خدا داد اور ماورا زاد لے کر
آتا ہے۔ جبکہ انسان بننے کی صلاحیت اور زور ہوتی ہے۔
انسان بننے کے لئے مربی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ بچہ
میں انسان ہوتا ہے۔ حقیقت میں انسان نہیں ہوتا۔ ایک
روایت میں انبیاء علیہم السلام کی تعداد ۱۲۴۰۰۰ بیان کی گئی ہے
یہ سب حضرات انسان کی تربیت کے لئے تشریف لاتے رہے
یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا۔ کہ یہ حضرات انسان بنانے میں
بننے کی استعداد خدا داد اور زاد ہونے سے بڑھ کر ہوتے
انسان بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو بھیجتے
فرماتے رہے۔ اس سلسلہ کی آخری کڑی ایک سب سے بڑے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ۔

انسان دنیا میں جب آتا ہے۔ تو محبتوں کے نرغہ میں
پھنس جاتا ہے۔ کسی نے کہا ہے۔

دریں دنیا کسے بے غم نہ باشد
اگر باشد بنی آدم نہ باشد

یہاں انسان ہر غم و رنج کا نشانہ ہوتا ہے۔ اس قدر رنج ہوتا

اپنے فضل سے پوری فرمائے گا۔ اور

کا اتباع کرو۔

نسخہ میں سب یہیں پہنچنے فرماتے ہیں۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ الآیۃ

البتہ تمہارے لئے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے۔

(سورۃ الاحزاب۔ رکوع ۳ پ ۲۱)

یہ آسان نہیں بنا۔ جب تک کسی صاحب حال سے ملتے نہ رہے

یہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں آئی ہے۔ جو ہمارے ان تینوں کے درجہ کی کتاب ہے۔ سب اس کو پڑھ کر آئے ہوتے ہیں دل صاحب دل سے آتا ہے۔

ڈاکٹر سر اقبال مرحوم فرماتے ہیں ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

اسی کو فارسی میں کسی نے یوں بیان کیا ہے۔

آنچہ از دل خیزد بر دل ریزد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تو بالکل ٹھیک ہے۔ صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علیٰ ذٰلک من الشاہدین برحمتک یا ارحم الراحمین

ہے۔ یہ نسل آرہی ہے۔

تو اور کیا ہے۔

کے بعد پھر اس کو

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

درست ہو جاتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے۔

ان فی الجسد لمضغة ۔۔۔ بے شک انسان کے) جسم میں
اذا صلحت صلح الجسد ۔۔۔ البتہ یہ گوشت کا ٹکڑا
و اذا فسدت فسد ۔۔۔ جب وہ درست ہو جاتا
الا و ھی ۔۔۔ تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے
القلب ۔۔۔ اور جب وہ بگڑ جاتا ہے۔ تو

سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ خبردار۔ خبردار۔ وہ دل ہے۔

اس حدیث سے بہت آسانی سے سارا دارومدار ہمارا اگر دل پر
ہے۔ خیالات پیدا ہوں گے۔ تو سارا وجود ہی فاسد ہوگا
اصلاح قلب اُس شخص کی صحبت میں ہوتی ہے جس
کا قلب اصلاح شدہ ہو۔ اصلاح قلب کے لئے پہلی
چیز ضروری ہے۔ اگر اس شخص میں یہ نہیں تو اس کی
صحبت میں کبھی فائدہ نہ ہوگا۔ اکثر لوگوں کو تو جانے
دیجئے۔ وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ ہم کیا ہیں۔ ہمارے میں
کیا کمزوری ہے۔ میں اکثر یہ سوال کیا
کرتا ہوں۔ کہ کسی مرگول کا ٹیچر یا ہیڈ ماسٹر۔ کسی فائق کا

آپ کو فرصت ہے۔ آپ دن بھر خرید و فروش کی چیزیں
پرکھ کر خریدتے ہیں۔ دنیا کے معاملہ میں تو معلوم ہوتا
ہے کہ دنیا دار کی ہار آنکھیں ہیں۔ لیکن دین کے معاملہ میں
یہ پٹ اندھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں بڑی
جلدی انکاری سے کام لیتا ہے۔ جو کہیں بیٹھ کر آجاتے
وہ سائیں جی کہتا ہے۔ خواہ اندر پورا شیطان ہو۔ ؎
دنیا داروں کا اس کے گرد ہر وقت میلہ لگا رہتا
ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ بچپن میں ہمارا اس قسم کے
ایک سائیں صاحب تینوں پر بھی خیر خواہ ہوتا تھا
بڑے بڑے افسر اس کے معتقد ہوتے تھے۔ ایک دن
وہ ایک عورت کو اغوا کرکے بھاگ گیا تھا۔ کسی نے
اسی قسم کے لوگوں کے متعلق کہا ہے۔ ؎

ابلیس بما ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست

قلب کی اصلاح نہ ہوئی تو دنیا بھی برباد اور
آخرت بھی برباد ہو جائے گی۔ میں پہلے عرض کر چکا ہوں
کہ اصلاح قلب کے سوائے یہاں کچھ اخلاص ہے۔ اخلاص

صاحب انداس کی صحبت میں مدت مدید تک رہنے سے
پیدا ہوتا ہے۔ بشرطیکہ عشیرت ادب اور اطاعت کی
تیسری شرط کے ذریعہ اس کے ساتھ کشش ہو جائے
جس کو کامل اور صاحب اصلاح کی صحبت نصیب نہیں
ہوتی۔ وہ اکثر ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ بہت سے
ایک ہی رہ گئے ہیں۔ وہاں ایک سیٹھ صاحب نے
مجھے بتایا کہ تبلیغ کے لئے ہم جن علماء کو بلاتے ہیں
وہ بہت سی غلطیاں کرتے ہیں۔ ان میں یہ
سب سے بڑی غلطی کا مظاہرہ ہے۔ جس عالم دین کی
صحبت انسان نہیں۔ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من تعلم علماً
مما یبتغی بہ وجہ اللہ
لا یتعلمہ الا لیصیب
بہ عرضاً من الدنیا لم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس علم کو کہ جس سے خدا کی خوشنودی طلب کی جاتی ہے۔ لیکن اس غرض

ہوں گے۔ کہ ان کا ایک بھی اُمتی نہ ہوگا۔ بعض کے
ایک اُمتی۔ بعض کے دو۔ سب بنی بنی ہی ہوتے
ہیں۔ مگر اُمتیں نہ بنتی تھیں۔

اللہ والے خدمتِ دین کا اجر لینا تو درکنار۔
وہ تو یہ شرط کرتے ہیں کہ نہیں لیں گے۔ وہ آپ یہ
سمجھتے ہیں۔ کہ ہماری طبیعت میں اتنی ہے۔ تو
ہمارے ایک ایک منٹ کی قیمت ہزاروں روپیہ ہے
اور ہم ہر صورت میں کامیاب ہیں ایک فلس کی بھی
امداد نہ ہو۔ ان پر اللہ تعالےٰ کی رحمت نازل ہے
جو دنیا میں سکون، قلب اور آخرت میں نجات کا سبب
بنے گی۔ دنیا دار اگر ان کو ایک بھی دے دیں تو
تو وہ بالکل بیکار ہوں گے۔ کیونکہ وہ مرہونِ منت بن
کر رہ جائیں گے۔

میں الحمد للہ اس لئے کہہ گیا ہوں کہ بعض
مادر زاد ولی ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کاندھلہ والوں کے
حضرت مولانا حافظ محمد ادریس صاحب شیخ الحدیث
جامعہ اشرفیہ لاہور رہنے والے ہیں۔ میں نے ایک نہ ایک

مادرزاد ولی ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک شخص حضرت گنگوہی
رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ورد وظائف
کے لئے عرض کیا۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے
اس سے دریافت کیا۔ بالغ کے کامل تھے۔ اس سے فرمایا۔
تیرے جیسوں کے لئے ورد وظائف حرام ہیں۔ تمہیں ان
کی ضرورت نہیں۔ وہ یہ ہر شخص سے نہیں فرماتے تھے
کسی نے کہا ہے ع۔

ون را ولی نے شناسد

ولی کو ولی پہچانتا ہے وہ خود کامل تھے۔ اس کو
دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ ولی ہے۔ یہ علم غیب نہیں ہے
طبیب حاذق مریض کی شکل دیکھ کر اس کی دوا تجویز
کرتے ہیں۔ کبھی کبھی حکیم صاحب سے غلطی ہو جاتی ہے۔ کہ اگر
مریض اپنا حال بتلاتے تو وہ نہ ہوتے تھے۔ خود ہی
دوا تجویز کرتے ہیں خود ہی اس کے اسباب بھی تیار کرتے۔ کیا
وہ علم غیب جانتے ہیں ہرگز نہیں۔ انگریز نے تو ہمارے سب
کو تباہ کر دیا۔ ہمیں پڑھ لکھ کر آنے کے بعد ہندو۔ سکھ
مسلم سب طبیہ کالج میں داخل ہو کر حکیم حاذق کی سند

شرعیہ۔ فرماتے ہیں۔

سب کا یہ مسلمہ ہے کہ معبود وہی ہے

کہ جس میں یہ صفتیں ہوں کہ مقصود وہی ہے

یہ ہے اخلاص۔

آخر [illegible] کرتا ہوں کہ اپنے [illegible]

[illegible]

[illegible]

زیر شرح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

کی ہے۔ وہ بھی انسان کے مرنے کے بعد ختم ہو جاتی ہے
روحانی بیماریاں بھی بہت ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں ایک
وہ جن کا مریض ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہے گا۔ ان
بیماریوں کے مریضوں کے لئے نہ شفاعت ہے اور نہ جنت
ہے۔ اور وہ تین ہیں۔
۱۔ شرک۔ ۲۔ کفر۔ ۳۔ نفاق اعتقادی۔ دوسری قسم کی
بیماریاں ایسی ہیں۔ جن کے مریض دوزخ میں جائیں گے۔
بآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی برکت
سے دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کر دیئے جائیں گے
وہ بھی بہت ہیں۔ بطور مثال عرض کرتا ہوں۔ کبر۔ بغض
حسد۔ اگر ان بیماریوں کے مریضوں کے دلوں میں ایمان ہے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی برکت سے
دوزخ سے نکل آئیں گے۔ میرا فرض ہے۔ کہ اپنی جماعت
کو ان روحانی امراض کی اطلاع دوں تا کہ اللہ تعالیٰ انہیں
شفایاب ہو کر دنیا سے رخصت ہونے کی توفیق دے۔ میں
ان امراض کے کتاب و سنت سے حوالہ جات نہیں نقل
کروں گا۔ کیونکہ میرے احباب میں سے بالخصوص وہ

جائے جس کا اس گنہگار پر اعتماد ہے۔ جانتی ہے کہ جو
بات کہتا ہے وہ ذمہ داری سے کہتا ہے۔ اسی لئے اُس
نے میرے ساتھ بیٹھنے کا تعلق قائم کیا ہوا ہے۔ اور یہ
تھا اس ذکر در اصل انہیں احباب کے لئے تحریر شدہ ہے۔
ایک شرک یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی
اور سے دل تعلق رکھے جو فقط اللہ تعالیٰ ہی سے رکھنا
چاہئے تھا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو خالق جانے یا کسی
کو اس جہان کا مالک مانے۔ یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو
مستحق حمد مانے۔ یا مشکل کشا مانے۔ یا کسی کو اولاد دینے
والا جانے۔ یا رزق میں تنگی اور کشادگی کرنے والا مانے۔ یا
موت کے آگے سپر ڈالے۔

دوسرا شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علی
نبینا وعلیہ السلام کا حکم معلوم ہونے کے بعد ماننے سے انکار کرے
تیسرا شرک اعتقادی۔ اعتقادی منافق وہ ہے۔ جو بظاہر
اسلام کا قائل ہو اور دل میں خالص اسلام ہو۔ ایسے لوگوں
کے لئے یہ بھی اطمینان نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قرآن مجید

میں ان کا ذکر سورۃ المنافقون میں پایا جاتا ہے۔

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا	جب منافق تیرے پاس آتے
نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ	ہیں تو کہتے ہیں ہم
يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ	گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ
إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ	اللہ کے رسول ہیں اللہ
(سورۃ المنافقون رکوع ۔ پہلا)	گواہی دیتا ہے کہ منافق
	جھوٹے ہیں۔

نتیجہ یہ نکلا کہ جب تک انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا یقین نہ ہو اس وقت تک زبان سے کلمہ پڑھ لینا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

وہ شک بیماریاں جن کے علاج سے شفا حاصل ہوتی ہے اور نجات ملتی

ہے مشکوٰۃ حدیث شریف میں ہے۔

ان الحسد یاکل الحسنات	بے شک حسد نیکیوں کو کھا جاتا
کما تاکل النار الحطب	ہے۔ جس طرح آگ لکڑی کو کھا

جاتی ہے۔

یہ جب حاسد کی نیکیاں تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔ تو
اس کا ٹھکانا دوزخ کے سوا اور کہاں ہوگا ہاں اگر
دل میں ایمان ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی شفاعت کی برکت سے بالآخر دوزخ سے نکل آئے گا
حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں میں سے پہلا حسد
کا مرتکب تھا۔ جس نے اپنے بھائی کو حسد سے قتل
کیا تھا۔

۱۰ کبر۔ کبر بھی ایک مہلک بیماری ہے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کبر کی متعدد خرابیاں فرمائی ہیں۔
بطر الحق وغمط الناس یعنی حق سے روکنا
اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

اور یہ بھی حدیث شریف سے ثابت ہے۔ کہ جس
شخص کے دل میں کبر ہوگا۔ وہ بہشت میں نہیں جائے گا
یعنی پہلے پہل نہیں جائے گا۔ پہلے تو دوزخ جائے گا
جائے گا۔ اگر دل میں ایمان ہوگا تو بالآخر رحمت الٰہی
کی شفاعت کی برکت سے دوزخ سے نکل آئے گا۔
اور اگر ایمان بھی نہیں ہے تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ

[illegible] رہے گا۔ جس طرح فرعون کبر کا مریض ہے۔ حضرت
[illegible] اولوالعزم پیغمبر ہیں انہیں ذلیل خیال کرتا ہے
[illegible] اپنے اندر ایمان بھی نہیں ہے۔ اس لئے دوزخ
[illegible] سے کبھی نہیں نکلے گا۔

[illegible] ۔ تکبر بھی ایک روحانی مرض بیماری ہے۔
[illegible] اس تکبر کی بیماری کا علاج ہے۔ تکبر کا مطلب
[illegible] انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو
[illegible] نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ کا فضل اور
[illegible] نہ سمجھنا۔ بلکہ اپنی محنت اور کوشش کا نتیجہ خیال
[illegible] کرنا۔ ایک طالب علم امتحان میں کامیاب ہونے
[illegible] پر خیال کرتا ہے۔ کہ اگر میں نے کامیابی کیلئے
[illegible] محنت نہ کی ہوتی تو کامیابی ممکن نہ تھی اللہ تعالیٰ کے فضل و
[illegible] کرم سے ہوئی ہے۔ ورنہ کئی قابل اور محنتی طالب علم
[illegible] امتحان میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ الحمد للہ۔ یہ طالب علم
[illegible] خود پسندی کے مرض کا مریض نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ
[illegible] سے خوش ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں دوسرا طالب علم
[illegible] اپنی کامیابی کو اپنی محنت اور کوشش کا نتیجہ خیال

کرے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کی رحمت سے
دور۔ اس کے بعد دور تر۔ اس کے بعد دور ترین ہو
جائے گا۔ آپ خود خیال کریں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے
دور ترین ہوگا۔ مرنے کے بعد اس کا ٹھکانہ کہاں ہوگا۔

اندرونی روشنی کے طالب

طب یونانی کے اطبا جب بھی ادویات کی فہرست
شائع کرتے ہیں۔ تو لکھتے ہیں کہ یہ دل و دماغ
کے بیماری کا علاج ہو سکتا ہے۔

اسی طرح اندرونی روشنی کا علاج بھی اللہ تعالیٰ نے
بتایا ہے۔ جن اندرونی روشنی کے طالب صوفیائے کرام ہوتے ہیں
بشرطیکہ کوئی کبیرہ اور سیاہ اللہ تعالیٰ کا نہ کیا ہو۔
کیونکہ کوئی کبیرہ پہلے توبہ کرنا ہوتا ہے
جو کتاب و سنت کا متبع نہ ہو وہ خود آگے بڑھتا ہے
آگے لوگوں کو پیچھے کرتا ہے اور قبلہ کی طرف
اس کی پیٹھ ہوتی ہے۔ اس کی زیارت
کرنا حرام ہے۔ اور اندرونی روشنی ہو جانے کے بعد
یقین ہے۔

ہو۔ غیر اللہ کی نفی ضروری ہے۔ مثلاً ایک شخص مسجد بنوا
اللہ کے واسطے بناتا ہے۔ اس میں وراثت نہیں چلتی
مگر شیطان لعین دل میں خیال لاتا ہے۔ کہ لوگ کہیں گے
فلاں شخص نے بہت خوبصورت مسجد بنائی ہے۔ اگر
تربیت یافتہ ہوگا تو اس خیال کو رد کر دیگا۔ اگر رد نہ
کیا۔ تو شیطان اس نیکی کے کام کو ضائع کر دیگا
ہادی جب تک تنبیہ نہ کرے۔ تو شیطان لعین نیک کو نہ
بچنے دیتا۔

ہادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث ہیں
غلام ہیں۔ محفل شیطان کے دشمن ہوتے ہیں۔ وہ نیکی
کی طرف اور بدی سے بچنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ دنیا
آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک آرہے ہیں۔ اور
قیامت تک رہیں گے۔

بھیڑیا اگر بکری کو پھاڑ جائے۔ تو وہ بکری کسی کی
نہیں رہتی۔ اسی طرح ریاء اور سمعہ نیکی کو باقی نہیں
رہنے دیتے۔

شیطان لعین ضرور غیر اللہ کا خیال لاتا ہے۔ اگر تربیت یافتہ

ہوگا۔ تو اس خیال کو رد کردے گا۔ ورنہ وہ نیکی کو نہیں
چھوڑ دے گا۔ انگریزی داں کالجوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں
اور ہوسٹل میں رہتے ہیں۔ وہاں اور زیر اثر کی
تاکید حاصل کرنے کے بعد نوکر ہو جاتے ہیں۔ ان کی
آمدنی نہیں بڑھتی تو اس سے ان کی ضروریات
کی تعداد بڑھ جاتی ہے کہ اگر آمدنی بڑھ بھی
جائے تو بھی ان کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں
اس لئے ان کے دل میں ہمیشہ تنگی رہتی ہے
اور اس تنگی کو دور کرنے کے لئے رشوت لیتے ہیں۔
اس طرح سے وہ اپنی آمدنی بڑھا لیتے ہیں۔ دوسرے
طریق سے وہ اپنی آمدنی بڑھاتے ہیں۔ سو سو دو سو
روپیہ کی تنخواہ پاتے ہیں۔ سو سو دو سو روپیہ کی
رشوت لیتے ہیں۔ سو پچاس اور سو نیکی ہوا کی طرف سے دیتے
ہیں۔ سو پچاس نیکی کرتے ہیں۔ صبح شام کے دل میں شیطان
یہ خیال ڈالتا ہے۔ کہ ایک کہیں گے ایک ہم نہ
آپ ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں ہماری عزت ہوگی
واہ کہیں گے۔ کہ بڑے اصیم ہیں۔ بڑا اچھا کام کیا۔ اگر نیت
بد ہے۔ تو یہ نیکی برباد گئی۔ اور سب برباد

کرتے ہیں۔ وہ دوسری بات

کے بعد میں ہیں۔ جو آپ کہتے ہیں

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی اصلاح

کے لیے آتے تھے۔ اگر یہودی سی۔ آئی۔ ڈی بن کر ان

کی جاسوسی کرنے آتے تھے۔ اپنی اصلاح کے لئے حضور کے

پاس نہیں آتے تھے۔ پھر یہود کو گالیاں دینے کے

لئے ان کی بارگاہ میں حاضر ہونا شرک میں بڑی

سخت شرک ہے۔ ایک باب باب الریاء والسمعۃ

میں ہم یہ باب بڑی تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔

[illegible] فرماتے ہیں

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[illegible] جس چیز سے تمہارے

[illegible] بہت ڈرتا ہوں۔ وہ شرک

[illegible] ہے۔ صحابہ نے دریافت کیا

[illegible] یا رسول اللہ! شرک کیا

ہے۔ فرمایا ریاء۔

[illegible] ہی کہتے ہیں۔ کہ ہم

قال خوج علينا مسيلمة
الله صلى الله عليه وسلم
ونحن نتذاكر المسيح
الدجال وقال الا اخبركم
بما هو اخوف عليكم
عندي من المسيح الدجال
فقلنا بلى يا رسول الله
قال الشرك الخفي ان
يقوم الرجل فيصلي فيزين
صلاته لما يرى من نظر
رجل فزاده ابن عيينة
عن عبد الله بن عمير
انه سمع رسول الله
صلى الله عليه وسلم
يقول من سمع الناس

مسیلمہ ہمارے پاس آیا
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہم آپس میں مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے
آپ نے فرمایا میں تمہیں
ایک اور بات بتاؤں جو
میرے نزدیک مسیح دجال سے
ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ
شرک خفی ہے کہ آدمی نماز
کے لئے کھڑا ہوتا ہے
اچھی طرح پڑھتا ہے
عبداللہ بن عمیر سے
اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے
جس نے لوگوں کو سنانے

رضوا کرے گا۔

رواہ احمد

پر روک ہے گا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس قسم کے دو متضاد سلسلے ہمیشہ جاری رہتے ہیں
رات سے دن ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک کا انتظام ہم چاہتے
دوسرے نہیں ہیں۔ ہمارے سامنے ہمیشہ بتایا۔ کہ اس کی
کوئی نہیں کوئی گتھی۔ کوئی بھید یا نظر آتا ہے۔ جس کو
ہم انسان سمجھتے ہیں۔ یہ انسانیت کا سائنس ہے۔ انسان
بناتے ہیں۔ انسان کی، انسان کے متعلق ہیں۔ کہ خدا اس
سے راضی ہو جائے۔ انسان کی فلاح اسی کے تعلق کی
اسی پر موقوف ہے۔ انسان خدا کے تعلق کے متعلق
قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ — جس دن اس اور اللہ کے
بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللَّهِ — نہیں دوسرے کی۔ کہ جو اس
يَأْتِي بِقَلْبٍ سَلِيمٍ — کے پاس پاک دل لے کر آئے۔

(رکوع ۵ پ ۱۹)

قیامت کے دن اللہ فرماتا ہے کہ کسی سے نہ
نہ بیٹوں سے نہ اولاد سے۔ نہ جائداد سے نہ دولت
سے اور نہ سوائے خدا کے کسی کا ڈر ہے۔ بلکہ

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ
مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ
كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ
اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ
اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ

آپ ایسی کوئی قوم نہ پائیں گے
جو اللہ اور قیامت کے دن پر
ایمان رکھتی ہو اور ان لوگوں سے
بھی دوستی رکھتے ہوں جو اللہ
اور اس کے رسول کی مخالفت
کرتے ہیں۔ خواہ وہ ان کے باپ
بیٹے یا بھائی یا کنبہ کے
ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ وہ لوگ
ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان
لکھ دیا ہے

خدا کی محبت میں رشتہ اندار نہ ہو تو ہم باپ۔ اور
بھائی اور برادری سب سے دوستی رکھیں گے۔ اور
دوستی اللہ کی محبت میں رشتہ اندار ہوں۔ تو ہم سب کو
کاٹ کر پھینک دیں گے۔ پنجابی اکثر کہا کرتے ہیں۔ مولیٰ
صاحب بات تو ٹھیک کہتے ہیں۔ پر ہم سے کہیں سے رشتہ
لینا ہوا اور کہیں دینا ہوا۔ میں کہا کرتا ہوں کہ یہ عذر
ہے۔ ان کی اس سے مراد یہ ہوتی ہے۔ کہ ہم شریعت
پر عمل نہیں کریں گے۔ یہ بد مذہب مسلمان ہیں۔ جن کو

کوئی ہادی نہیں ملا۔

یہ یاد رکھئے۔ کہ جو لڑکی ہماری تقدیر میں لکھی ہے۔ اس کو دوسرے جا نہیں سکتا۔ وہ ہمارے گھر آکر رہیگی خواہ اس کے والدین رشتہ دینے سے انکار بھی کریں اور جو لڑکی ہماری تقدیر میں نہیں ہے۔ وہ ہمارے گھر آ ہی نہیں سکتی۔ خواہ ہم ملکر جتن کریں۔

میں عرض کر چکا ہوں کہ اصلاح کا مدار صلاح قلب پر ہے۔ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

ان فی جسد مضغۃ	رب شئ انسان کے جسم میں
اذا صلحت صلح جسد	ایک گوشت کا ٹکڑا ہے
کلہ و اذا فسدت فسد	جب وہ درست ہو جائے تو
الا وھی القلب	سارا جسم درست ہو جاتا ہے
	اور جب وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ
	جاتا ہے۔ خبردار وہ گوشت کا ٹکڑا
	دل ہے۔

دل ہادی کی صحبت میں ٹھیک ہو جاتا ہے۔ قاعدہ بغدادی بھی نہیں آتا۔ جب تک اُستاد سے نہ پڑھا جائے۔ دل کی

میں نے اپنے دونوں مریدوں کو کبھی ایک پیسہ بھی
نذرانہ نہیں دیا تھا۔ اس وقت اتنی وسعت ہی نہیں تھی
جب کچھ آتا ہے یا پچیس روپیہ مہینہ کماتے ہو اپنے
باپ بھائی بہنوں کو دیتا اور کچھ راستہ یا خرچ کے
لیتا۔ بقیہ دونوں حضرات سے متعلق تھا۔ اور ان کو بھی
سب سے زیادہ تھی۔ جب بھی حاضر خدمت ہوتا
تو حضرت امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کچھ نہ کچھ دے دیتے۔ سب
سے فراغت میرا بیٹا آیا۔ ہماری ماں کو کہا بیٹے کہ
احمدی آیا ہے۔ اس سے لیہوں کی روٹی شہد اور
مکھن نہ لیونہ ان کے ماں اکثر بچوں کی روٹی پکتی
تھی۔ فرمایا کہ حضرت فرماتے۔ بیٹا! تم آپ کے
سعید ہو۔ پھر بیعت کریا کے۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد عرض کیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ
تیرا شکر آپ کی تعریف فرمائے۔ آپ یا اللہ تعالیٰ
حضرت آپ قیامت کے دن ہم آئیں گے۔ اس دن
اس نے ہمیں نام آئے گی۔

ترجمہ ۔ دنیا تو رنج تعلق زدہ باغ آبی ہے
گرچہ غرق دریا ست خشک پر بہتا ہے

یہ نظارہ سمندر میں دیکھنے میں آتا ہے ۔ ایک پرندہ پانی کے سطح پر بیٹھا ہوا ہے ۔ ایک موج آتی ہے اور اس کے نیچے سے گزر جاتی ہے ۔ اسی طرح دوسری تیسری موج آتی جاتی ہے ۔ مگر وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے ۔ جب اڑنا چاہتا ہے ۔ تو پتہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے پروں کو پانی لگا ہی نہیں ۔ انسان کو بھی اسی طرح دنیا میں رہنا ہے بسر کرنا ہوتا ہے ۔ کہ سب میں رہے ۔ مگر سب کو غیر سمجھے ۔ دل تعلق خدا اللہ تعالیٰ سے ہو

ع گفتن و کردن فرق ہا دارد

جو کچھ اس رسالہ تسبب کے متعلق بیان کیا گیا ہے یہ تو قول ہے ۔ اس کو حال بنانے کے لئے کسی صاحب نسبت کی صحبت کی ضرورت ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس کو اپنا حال بنانے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین یا رب العالمین ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ۔ کہ یہ کسی کا حال ہو جائے ۔ اس پر استقامت بھی اللہ تعالیٰ کا فضل

ے۔ اس لئے اللہ والے فرماتے ہیں۔

خبردار استقامت ولا تطلبوا الکرامۃ فان

الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دعا کرو کرامت

کی نہ مانگو۔ استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔ صاحب

کرامت کے اختیار میں نہیں ہوتی۔ استقامت صاحب استقامت

کو دے دی جاتی ہے۔

[illegible] میں نے آپ کی خدمت میں [illegible]

[illegible] آخر [illegible]

سلطان کو کیسا سپاہی کیسا خادم چاہئے

رعایا کی کیسی خدمت ہے

[illegible] تو سب نوکر ہیں ہندو۔ مگر عیسائی

[illegible] جان [illegible] حضرت جان [illegible]

[illegible] روحانی [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] ہیں۔ لیکن افسوس [illegible] اس کا

یا الٰہ العالمین۔

حرام ہے۔ شراب میں شہد کی حرام اور مشتبہ مال کا
ذخیرہ ہے۔ جس کی آمدنی حرام کی ہے۔ اس کے بیوی
بچوں کی اولاد اس عبادت کی توفیق نہ ہوگی اگر کیجئے
تو قبول نہ ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
[illegible] بے شک اللہ تعالیٰ پاک
ہے نہیں قبول کرتا مگر پاک
چیز کو۔

حرام اور مشتبہ مال کھانے والوں کو نماز کی توفیق
نہیں ہوتی۔ اگر کوئی زبردستی سے آئے یا شرم کے
مارے آبھی جائے تو نماز میں نہ دل لگتا ہے اور نہ
لذت آتی ہے۔ سب فرشتے اس نمازی سے
کہ جو حرام کھاتا ہے۔ دور بھاگتے ہیں۔ اور شیطان
اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ حرام کھانے پینے کی چیزوں کی
آگ ہے۔

کراچی چلے گئے۔ صدیقی صاحب دوسری شادی کرنے سے
یہ سکیم ختم ہو گئی۔

کہ یہاں را بہ بستہ اند در دہر نیستند
خداوندان نعمت را کرم نیستند

جن کو اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے ان کو اس
چیزوں کا خیال نہیں اور جن کو خیال ہے ان کے پاس
دینے کی وسائل نہیں۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنی حمایت اور رضا
والوں محبتوں کو درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے
آمین یا الہ العالمین۔

---

۲ جنوری ۱۹۵۸ء مطابق ۶ رجب ۱۳۷۷ھ

جب تک بات کی کھل جائے نہ بات
کلیاں شب کو نہ دیں شبنم کو کیا

ان آتی ہے۔ جب تک یہ نہ نظیں صحت نہیں آتی
ناوی کی برکت سے یہ دونوں نعمتیں جاتی ہیں۔ ناوی کو
اپنی توجہ سے طالب کے قلب کو بہت جلا دیتا ہے
بشرطیکہ طالب ناوی سے وابستہ رہے۔ جب تک یہ
دونوں روشنی بیدار نہ ہو۔ خوش نہ ہو
وہ ست نہیں ہو سکتا مثلاً آنکھ ہی پیاری ہے۔ تو
سبحان اللہ! سب کچھ اسی کا ہے۔ جو نا ہے سب کو
فنا کر دیتے ہیں خیال کیا ہے۔ کہ اس کی فنا نہیں ہوتی
نہ کریں۔

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ — اور عورتوں سے اچھا

اسورۃ نساء رکوع ۴ پ

عمل ہی ہے۔ اگر دل سے اتر گئی تو پھر نہ آنا اثر
نہ دال لا کر دیتے ہیں۔ یہ کشکر کا اشارہ دل
گئے۔ لیا یہ واقعہ نہیں ہے۔

مسئلہ رحمی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ — ابن عمر روایت کرتے ہیں

[illegible] کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] نے فرمایا صلہ رحمی کرنے والا
[illegible] وہ نہیں جس کے ساتھ صلہ رحمی
[illegible] کی جائے بلکہ صلہ رحمی کرنے
[illegible] والا ہے جو توڑنے والے

سلسلہ جاری ہے۔

[illegible] جنوں سے خوش ہیں اور خوش نہیں کیا
[illegible] کے بیٹے کو دے رکھا ہے۔ [illegible]
[illegible] فروخت جو کچھ آتا ہے سب
[illegible] کو بھیج دیتے ہیں۔ پھر حضور کا یہ ارشاد بھی
[illegible] صلہ رحمی کا خیال بھی رکھنا ہے۔ اگر
[illegible] تو وہ دیوانہ [illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] ہے۔ اگر طبیعت شریعت کے احکام
کو نہیں مانتی تو شریعت خلاف ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر
درست کرتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی ہادی مل جائے۔ اسی لئے

باتیں بتلایا کرتا تھا۔ اس نے وہ چیز نہیں کی تھی۔ آپ
نے اس کے بعد انگلی ڈال کر قے کر دی۔

یہ ہے مشتبہ مال سے بچنا اللہ کے پاک نام کی
برکت سے یہ درجہ بھی آتا ہے۔ جس میں حرام کی
تیر چبھتا ہوا جاتی ہے۔ یہ مقصود بالذات نہیں۔ لیکن اگر
یہ شخص مل جائے تو اس کی نگرانی میں رہے۔ جو کھائے
پیئے۔ اس کو دیکھ کر کھائے یا پیئے۔

یہ نے عرض کیا کہ اگر ہاوی سے تعلق نہ ہو تو نہ
دے سکے اور نہ ہوتی خدا سے تعلق درست نہ کیا ہے
بتلائے تھے اور آپکو اوقی سے باطن کی صفائی بانی
ہوئے جانے کی تعلیم خط فرمائے۔ آپ نے لکھا
ہے جان صحت باطن نہ ہوگی تو تجربہ کیا ہے

---

۱۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۴۳ء

بہشتیوں کی ایک نشانی

یہ یاد رکھئے کہ بہشتی اور دوزخی یہاں سے بنتے ہیں

وَالْبَنِيْنَ وَالْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ	چاندی کے جمع کئے ہوئے خزانے
وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ	اور نشان کئے ہوئے گھوڑے
وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	اور کھیتی ۔ یہ دنیا کی
وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ	زندگی کا فائدہ ہے ۔ اور اللہ
	ہی کے پاس اچھا ٹھکانا ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جتنی چیزوں کا ذکر فرمایا ہے ۔ ان سب کو متاع (سامان) فرمایا ہے ۔ انہیں بیویوں اور بیٹوں کو بھی شمار فرمایا ہے ۔ اکثر بیوی بچوں سے محبت ہوتی ہے ۔ جب وہ آتی ہے تو ان کی بھی بہت خاطر ہوتی ہے ۔ ہوی کیا آئی ۔ گویا خدا آیا ۔ ہوی اور بچوں کے کھانے پینے اور آرام کے لئے روپیہ چاہیئے ۔ اس لئے ان کا ذکر فرمایا ۔ [illegible] ذکر فرمانے کے بعد [illegible] کی بھی جائز تھی ۔ [illegible] دودھ پینے کے لئے کافی جانور ہوں ۔ [illegible] کھیتی چاہیئے ۔ ان کا بھی ذکر فرمایا ۔ [illegible] ذکر فرمانے کے بعد فرماتے ہیں ۔ [illegible]

تھا۔ جب وہی جانا ہے تو ہمیں بتانے کا کیا
حق ہے۔ یہ ہے رضا بقضائے الٰہی۔ جناب میں کیا
ہوتا ہے؟ جب جنازہ اُٹھتا ہے۔ تو لوگ تین دفعہ
چلاتے ہیں کہ خدا کی قسم۔ حضرت [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
کی اپنی سواری کی گھوڑی چڑھی ہوئی۔ ہاتھ میں
کیے کو گھوڑی سے نیچے اُتار کر [illegible]
ہمیں اس کو حوالہ بالکل کرنے کی اجازت دی جائے۔
لیکن حضرتؒ یہی فرماتے رہے۔ نہیں اس کو رہنے دو
اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس جلسہ میں جاگ کر
زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔
قبر میں تو سب کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ سب نبی۔
ہیں سبھی کا ایمان نہیں ہوں۔ بشرطیکہ سب کے مراتب
کے درجہ پر رکھا جائے۔ ماسوا اللہ کے کام ادھورے رہ
جائیں تو رہ جائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا کوئی کام ادھورا نہ
رہنے پائے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو یہ نعمت عطا
فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

یہ نعمت اللہ والوں کے ہاں ملتی ہے۔ کسی نے توب

کما سبق ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است

اس کی صوفیانہ تشریح یہ ہے۔ کہ دل اللہ تعالیٰ کو دے دو تو ہر اللہ تعالیٰ کی رضا ایسے حاصل ہوگی۔ جس طرح کہ حاجی حج کرکے اللہ کو راضی کرتا ہے۔ لیکن ان کا مطلب یہ نہ سمجھ جانا کہ اس سے فریضہ حج ساقط ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دل ہی کی سلامتی و بہتری اصلاح کا دارومدار بتایا

ان فی الجسد لمضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ و اذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب.

(جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا جسم درست ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار وہ دل ہے۔)

دل کے ٹھیک ہونے سے یہ مراد ہے۔ کہ انسان ایک بندہ بن کر رہے۔ اگر دل کی بالکل طور پر اصلاح نہ ہوئی تو انسان کامل نہ ہوگا۔ جو کچھ میں نے تجھ سے

کہلوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم اور آپ کو اس پر عمل کرنے
کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

یادِ ماضی عذاب ہے یارب

انسان کا ایمان چھن جانا

جب تک کوئی انسان اپنی زندگی کے کسی
حصے کو
چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک بات
کو

ہے۔ حضور نے فتنوں کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ ان
فتنوں کے ایام میں انسان صبح کو مومن ہوگا۔ تو شام کو
وہ شام کو مومن ہوگا۔ تو صبح کو کافر۔ مشکوٰۃ شریف
کی کتاب الفتن میں ایک روایت ہے۔

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالاعمال

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اعمال
فتن کے ایام میں انسان
مومن ہوگا
کافر ہوگا
کافر ہوگا
مومن ہوگا)

یعنی فتنوں کے ایام میں ایسا ہوگا۔
جب تک انسان کی موت قریب نہ ہو جائے
توبہ نہ کرے۔ اس لئے حضور نے یہ سب کچھ بیان فرمایا
ہے۔ یہ سب فتنوں کو دنیا کے ختم کر دیتا۔

موجودہ زمانے میں بہت سے فتنے پیدا ہوگئے ہیں
ان میں سے دو کا ذکر کرتا ہوں۔ اُن کا ذکر نہیں کہ
وہ دو فتنے ہیں۔ ۱۔ مرزائیت۔ ۲۔ انکار حدیث
ڈاکٹر اقبال مرحوم نے ایک دفعہ مجھے کسی کام کے
لئے بلایا۔ میں حاضر ہوا تو وہ بہت بڑا رسالہ لئے
میں نے باتوں باتوں میں سوال کر دیا۔ کہ
صاحب نوجوان زیادہ تر مرزائی کیوں ہو رہا ہے۔ آپ نے
اپنے سر کے بالوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ دیکھو
صاحب! روٹی کے لئے۔ مرزائی بننے کا نتیجہ دنیا میں
اور کچھ بھی کیا دیتے ہیں۔ نوجوان کو اور کیا چاہیئے۔
بیوی بھی مل گئی اور روٹی کا سوال بھی حل ہوگیا۔
حضور کا ارشاد ہے۔ کہ

کاد الفقر ان یکون کفرا

یہ دونوں فرقے گمراہ ہیں۔ یہ یاد رکھئے۔ کہ
بھی سراسر گمراہی ہے۔ یہ فرقہ اور اس کے ساتھی جو
کا انکار کر رہے ہیں۔ وہ گمراہ ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ

قرآن اور حدیث دونوں وحی ہیں۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۔ (النجم)

(اور نہ وہ اپنی خواہش سے کچھ
کہتا ہے یہ تو وحی ہے جو اس
پر بھیجی جاتی ہے۔)

حدیث قرآن کی تشریح ہے۔ قرآن وحی متلو
ہے اور حدیث وحی غیر متلو ہے۔ وہ وحی جلی ہے اور
یہ خفی منکر حدیث میں ایمان نہیں رہتا۔ وہ بے ایمان
ہے۔ انسان عمل انکا ہی چاہتا ہے۔ انکار حدیث سے بہت
سی باتوں سے بات بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور
آپ کو ان فتنوں سے بچائے۔ اور جو ان میں پھنس گئے
ہیں۔ ان کو ان سے نکلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
یا الٰہ العالمین۔

ایمان کو بچانے کا طریقہ بڑی عرض کروں قرآن میں
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

كُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ (سورۃ
(اللہ والوں کے ساتھ رہو)
توبہ رکوع ۱۲ پ)

دوسری جگہ آتا ہے۔

كُونُوا مَعَ الرّٰكِعِينَ ۔ (البقرہ)
(اللہ کے رکوع کرنے والوں کے ساتھ
رہو)

(سورۃ البقرہ - رکوع ۱۰ پ ۱ ۔ رکوع ۱۲)

جو بکری یا بھیڑ ریوڑ میں ہوتی ہے - وہ گلہ یا کی
میں ہوتی ہے - جو ریوڑ سے بچھڑ جاتی ہے وہ
گڈریا کی حفاظت سے نکل جاتی ہے - اس لیے اس کو
شکار کر لیتا ہے - آج کل فتنوں کا زمانہ ہے -
اپنا ایمان بچا سکتا ہے - جو حق پر رہتا ہے
وابستہ رہے گا -

حق پر رہنے والے کی مدد خدا تعالیٰ
فرماتا ہے -

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلٰی
اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ
اِسْرَآءِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰی
اِنْ کَانَ مِنْھُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّہٗ
عَلَانِیَۃً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ
یَّصْنَعُ ذٰلِکَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ

[illegible]

ایمان کی پہلی علامت

[illegible]

میری مغفرت فرمائے آمین۔ میں اپنے آپ کو ایسے شخص سے بچا رہا نہیں سمجھتا جو بظاہر شریعت کا دامن مضبوط پکڑے ہوئے ہے پھر غلطی کیا کرتا ہوں وہ اپنی ذمہ داری کے محسوس کرنے سے عرض کیا کرتا ہوں۔ اگر آپ کی دعا اور شفاعت نہ ہو تو آپ کہ اعمال صالحہ کی برکت سے میرے بخشش ہو جائے گی منبر پر اور درس پر میرے پاس بیٹھنے والے ہیں۔ وہاں میں جو کچھ غلطی کیا کرتا ہوں وہ ان اعمال کا نتیجہ نہیں ہوتا ہے۔ جو اس کے ساتھ ہیں اور انہیں اعمال کے ذریعہ آخرت میں آجائیں گے۔ ہم کسی کو شریک ہو جائے۔

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے اختیار کے متعلق غلطی کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی

شخص (اس وقت تک) (پورا) مؤمن

نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس کی

خواہش اس چیز کے تابع نہ

ہو جس کو میں خدا کی طرف سے

لایا ہوں۔

[illegible] اس ارشاد نبوی کے ماتحت ایک مؤمن

[illegible] نہیں ہو سکتا۔

[illegible] ارشاد ہے۔

[illegible] اگر [illegible]

[illegible]

[illegible]

محبت کرے۔

[illegible] ارشاد سے [illegible] اتباع

[illegible] قبول فرمایا ہے۔ [illegible] اتباع ایک [illegible]

چیز ہے۔

کرسمس کی آفیت ہوئی فرمائے آپ یا اہل اسلام۔

[illegible] ہوتا کرتا۔ ایک دن آدھی رات کو [illegible]
سوتا ہوا ہوتا۔ [illegible] کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے دروازہ
کھولا تو دیکھا ہوا ایک نوجوان اور دو اور آدمی ایسے
[illegible] کھڑے ہیں۔ ڈاکٹر اور اس کی [illegible]
[illegible] کہ ہم شادی سے [illegible] ہیں۔
[illegible] ہیں۔ وہ دونوں [illegible] ہیں۔ لڑکی [illegible]
ہیں کہ باپ [illegible] آئے۔ دونوں [illegible] لڑکے سے
[illegible] کی خواہش ہے [illegible] ہوئے
[illegible] دوں۔ [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible]
[illegible] کہ [illegible] سے [illegible]
[illegible] کہ [illegible] ہیں
[illegible] دی۔

جب باتوں کی [illegible] تو [illegible] سے باہر
[illegible] اور لڑکے [illegible] دونوں [illegible] کا حال
کیا۔ لڑکے اور [illegible] نے [illegible]

[illegible] کرم [illegible] تعالیٰ [illegible]

ہیں کہ انھوں نے اپنی خواہشات نفسانی کو شریعت
کے تابع کر دیا تھا۔
حضرت حنظلہ ایک خلص صحابی تھے۔ ان کا واقعہ اس
طرح بیان کیا جاتا ہے۔
حنظلہ بن ربیع اسیدی
حنظلہ نے کہا ہاں ایسا ہی ہے۔ کہا جاؤ
حنظلہ چلے پس انھوں نے
فرمایا۔ اے حنظلہ تیرا کیا حال ہے
سن کر کہا حنظلہ منافق ہو گیا۔
کہا سبحان اللہ حنظلہ
کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے کہا
جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہم
کو نصیحت کرتے ہیں اور دوزخ و
جنت کا ذکر فرماتے ہیں تو ہم
کو ایسا محسوس ہوتا ہے۔ گویا
دوزخ و جنت کو ہم اپنی آنکھوں

عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ
وَالْجَنَّةِ كَانَا رَأْيَ عَيْنٍ فَإِذَا
خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا
الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ
نَنْسٰى كَثِيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ
نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ
عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ
وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ
الْمَلَآئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ
وَفِيْ طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ
سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

(مسلم)

دیکھ رہے ہیں۔ پھر جب ہم آپ
کے پاس سے اُٹھ کر چلے جاتے ہیں
اور بیوی بچوں اور زمینوں اور
باغوں میں مشغول ہو جاتے ہیں
ہیں تو ان باتوں سے ہم بہت
سے بھول جاتے ہیں
خدا کی قسم ہمارا بھی یہی
حال ہے
ذکر کرتے ہیں
فرشتے وحشت اور ہیبت
دنیا و جنت کا ذکر کرتے ہیں
تو ہم ایسا محسوس کرتے ہیں گویا
یا رسول اللہ جب ہم آپ کے
ہیں حاضر ہوتے ہیں آپ ہمیں
نصیحت فرماتے اور ہمیں
تو ہم ایسا محسوس کرتے ہیں گویا

ہو کر یہ کہیں کہ تمہارے قرآن میں فلاں فلاں

اللہ تعالیٰ نے اور آپ کو جیسا اپنی امت کو اسے

ہم ان سب کو یہ لکھ سکتے ہیں کہ تم سب جھوٹے

ہمارا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے کہ ہم تم کو

کہ ہم تم کو کہتے ہیں۔ اس طرح ایمان والے

ایمان نہ لانے والے کے لئے اور ہمارا صاحب

حدیث کھڑے ہیں۔

دین اسلام کتاب و سنت ہیں۔ اس سے

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ مُرْسَلًا

تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا

أَنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ

وَهُوَ مُرْسَلٌ وَهُوَ

بَيْنَ تَمَسُّكِهِ بِالْكِتَابِ

هُوَ مُرْسَلٌ

(رواہ فی الموطا)

کتاب قرآن مجید اور اس کے رسول کی سنت

چھوڑ دیا ہے قرآن مجید اور احادیث دو

آمین یا الہ العالمین۔

ہے کہ ولدی اُنل کرہا جائے۔ شرافت کی وجہ سے
زبان سے نہیں کہتے مگر ان کی یہ چاہتا ہے کہ بچہ
چلا جائے تقسیم سے پہلے بعض لوگ انتظار میں ہیں
میلہ مویشیاں دیکھنے جایا کرتے تھے۔ اب بھی بعض
لوگ میلے دیکھنے جاتے ہیں۔ بعض بڑے بڑے
کے لئے جاتے ہیں۔ یہ کہ میلوں کا
اور اشاعت کرنے والی جماعت ہے
شوق ہے۔ آج پہلے روحانی
حلال حرام کی تمیز نہ تھی۔ یہ
مشتبہ مال کھایا اور نماز میں لذت نہ آئی
ہے کہ یہ مشتبہ مال کا اثر ہے۔

نفس کو
لیکن اس میں نیام وہ گناہ
کئے تھے۔ نفس کو سمجھایا کہ اگر
کو
نہ کرے۔ اب تو بڑا پاکباز بنتا ہے۔

[illegible] ان خطاؤں کو معاف کئے کے بعد بھی فراموش
نہیں فرماتے۔

آپؐ سے جنت میں ایک درخت کا پھل کھانے سے
[illegible] بھولی تھی شرط سے اس کی معافی بھی دے
[illegible] اس سے متعلق اتنی ہے۔
[illegible] اخیر عمر کی تیب [illegible] اپنے رب سے
[illegible] نے [illegible] چند کلمات سیکھے۔ جس
[illegible] اس کی توبہ قبول فرمائی۔

[illegible] بھی قیامت کے دن وہ اس خطا کو یاد
[illegible] اللہ میں حاضر ہو کر شفاعت کریں گے
[illegible] اسی طرح نوحؑ بھی نافرمان بیٹے کے
[illegible] اپنی زندگی کو یاد کر کے بارگاہِ الٰہی میں حاضر
[illegible] فرمائیں گے کہ [illegible] وہ لغزش معاف ہو چکی
[illegible] کبیر حسد وغیرہ روحانی امراض سے
[illegible] ہو جائیں گی۔ ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا فضل
[illegible] کی توفیق ہے اگر کسی مرض کی طب نہ کیا ہے
[illegible] کرتا ہے۔ آہستہ آہستہ اس کی اصلاح بھی ہو جاتی

عقل وہم وگمان کی بنا پر نہ ہو بلکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہو۔

مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پورا یقین
ہے کہ میرے احباب نے اس پر دلائل سے عمل کرنے کے
لئے جتنا وقت اٹھایا ہوگا۔ اتنے سے آنے والا
لوگ اس طرف رہنمائی فرمائیں گے۔ جو اللہ تعالیٰ کے
دروازے پر نہیں آتے۔ وہ نام تو اسلام کا لیتے ہیں
مگر یہ نام ان کے لئے وبال جان ہو جاتا ہے
ہوتا ہے۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ ہمیں
اس سے سب راضی۔ جس سے اللہ تعالیٰ ناراض۔ اس
سے سب ناراض۔ اس کی کوئی حیثیت عزت نہیں
آتی ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ
اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
خداوند تعالیٰ جب کسی بندہ

ثُمَّ جِبْرِيْلَ فَقَالَ إِنِّيْ
أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ
فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ
فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ إِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ
فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ
يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي
الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ
عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ
فَيَقُوْلُ إِنِّيْ أُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضْهُ
فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ
فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللّٰهَ
يُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوْهُ
فَيُبْغِضُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ
تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي
الْأَرْضِ

سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل
کو بلا کر کہتا ہے کہ میں فلاں
بندہ سے محبت رکھتا ہوں۔
تو بھی اس سے محبت کر پھر
جبرئیل اس سے محبت کرتے
ہیں اور آسمان میں اعلان کر
دیتے ہیں کہ خداوند تعالےٰ فلاں
بندہ سے محبت رکھتا ہے تم
بھی اس سے محبت کرو۔ اور
آسمان و زمین اس سے محبت
کرنے لگتے ہیں۔ پس بندہ
سے قبولیت
رکھی جاتی ہے۔ اور جب
جبرئیل کو بلا کر کہتا ہے کہ
میں فلاں بندہ سے بغض رکھتا ہوں
تو جبرئیل کو بلا کر کہتا ہے کہ
تو بھی اس سے بغض رکھ

پس جبرئیل اس سے بغض رکھتے ہیں پھر جبرئیل بھی اس سے بغض

سنے تو معلوم ہوا کہ اولیاء کرام میں سے تھے۔ ایک
ایک زمانہ کے ذمہ ایک ہندو کا قرضہ تھا اس نے
سے سفارش کے لئے عرض کی یہ بزرگ ہندو سے
تشریف لے گئے اور سفارش فرمائی۔ کہ ہندو نے
سے ان کو آگئے نہیں۔ انہوں نے کہا نہیں
آپ نے نہیں کھایا تو سواری کے گھوڑوں نے بھی
پھر جب رانی نامہ ہوا تو رانی نے کہا تو سب نے
نے کہا۔ پھر گھوڑوں نے بھی یہ کہا۔ یہ سب
کا اثر ہے حضرت امروٹی کے سینہ میں پانچ
ان میں سے تین انتقال فرما گئے ہیں۔ ایک
ابھی دو ہی زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو
آمین یا الہ العالمین۔ حضرت کا نکاح
حضرت مولانا سید العزیز پر تھا۔ وہ یہاں کی تشریف
لائے تھے اور آپ ہی سے اکثر احباب نے ان کی زیارت
بھی کی ہوئی۔ ان کو حضرت سے عشق تھا۔ سارا
چھوڑ کر حضرت ہی کی خدمت میں رہے۔ کبھی کبھی

ہوگا۔ تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں)

بیشک اس کا ٹھکانا بہشت ہی ہے۔

ماجہ، دارمی

کرنے والے ہیں

اور سنئے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے

اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ

بخشش مانگی اس نے اگرچہ

رواہ الترمذی وابوداؤد،

دن میں ستر دفعہ اس گناہ کو کرے

نہیں اور وہ جانتے ہیں۔

ہم خود کی دعا کو کس طرح قبول فرمائے دعا کے کلمات
تو پاک ہیں۔ مگر جس ظرف (زبان) سے ادا ہو رہے
ہیں۔ وہ ناپاک ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ دعا قبول
نہیں فرماتے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

عن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ
طیب لا یقبل الا طیبا (حدیث)

ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے شک اللہ تعالیٰ
پاک ہے۔ نہیں قبول کرتا
مگر
پاک چیز کو۔

جس روحانی گناہوں سے بچتی ہے۔ اطباء یونانی
جب اپنی ادویات کی فہرست تیار کرتے ہیں۔ تو اس
کے شروع میں یہ لکھا کرتے ہیں کہ ہر دوا میں
مرض کی دوا موجود ہے۔ جس طرح امراض جسمانی میں
موت کے سوا ہر مرض کا علاج ہے۔ اسی طرح
روحانی بیماریوں کا بھی علاج ہے۔ بشرطیکہ مریض
نہ ہو گیا ہو۔ مریض ہونا یہ روحانی موت ہے جسمانی امراض

آن کر دھو ڈالے۔ چاٹنے کی اجازت نہ تھی۔ جماعت
کے کسی آدمی کو ان کا بچا ہوا کھانا کھانے کی
اجازت نہ تھی۔ وہ چٹنیوں کو دیا جاتا تھا۔ حضرت
اپنے پوتے کے ہاں بیٹی بیٹھا تھا۔ دسترخوان میں
پہلے پانی ڈالا جاتا تھا۔ وہ جس برتن یا پیالہ
میں تھا ایک پیالہ پینے کے دو تین گھنٹہ بعد پیشاب
آیا اور لمبے لمبے بال ساتھ ہوئے۔ اٹھ کر چلنے شروع
کر دیئے۔

بعض بال دماغی ذاکرہ ہوتا ہے۔ دماغ میں بھی
بعض امور ایسے ہوتے ہیں۔ جن کا بال کے ساتھ آپس
میں اوتات تعلق دور آجاتا ہے۔ اور ایسے بعض
بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ قبض یہ ہے کہ ہاضمہ میں
خرابی نہیں ہوتی۔ جب یہ حالت دور ہو جائے۔ اور
بیمار پھر اچھا ہونے آئے تو اس کو بھلا لگتے ہیں۔
بعض دماغی کے بگڑنے کے کئی سبب ہوتے ہیں۔
مثلاً خوف کھانا۔ کسی بڑے تشدد اور فکر وغیرہ۔ شیخ
ان دماغی کی تشخیص کی کرتے ہیں۔ اور وہ

بگڑی ہوئی روحانی صحت کو درست کرنے کا طریقہ بھی
بتلاتے ہیں۔

میرے پاس بعض احباب اپنی خصوصی تربیت کے
لئے آتے ہیں۔ ان کو میں بازار کا کھی۔ گوشت اور
گوجروں کا دودھ چھڑوا دیا کرتا ہوں۔ بلکہ ان کو کہا
کرتا ہوں کہ ہر وقت باوضو رہو اور روزانہ خود بلا
کوئی۔ آتا ہیں دو دن کا ایک دفعہ ایک صاحب
رمضان شریف میں آئے تھے۔ میں نے ان کو ایک شو
کی پڑیا دے دی۔ کہا کہ اس سے ہی روزانہ کھانے
انہوں نے بارہ دن اسی سے روزی کھائی۔ ایک دن
میرا دل چاہا کہ آج ان کو خربوزہ کھلاؤں۔ میں خود
خربوزہ لینے کے لئے بازار گیا۔ اکثر دکانوں پر خربوزے
گندے تھے۔ آپ کہتے ہیں کہ کتے ہیں جو باہر سے
سڑے ہوں۔ میں ان کو کندہ کہتا ہوں۔ بلکہ مرزائی لالا
سے گلے سڑے ہوں۔ بالآخر ایک دکان سے ایک خربوزہ
مل گیا جو میں نے نوکر کو دے دیا۔ بددیانتی۔
حرام خوری اور ظاہر و تشدد کے باعث بے دینی عام ہے

رضائی حق بگڑ جائے تو توبہ کرنے سے بحال ہو جاتی
ہے۔ اس کے متعلق حضورؐ فرماتے ہیں۔

عن ہلال ابن یساف
بن زید مولی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم
قال حدثنی الی عن جدی
انہ سمع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
(رواہ ترمذی و ابوداؤد)

ہلال بن یساف بن زید کہتے
ہیں کہ بیان کیا مجھ سے میرے
والد نے اور ان سے بیان کیا
ان کے والد نے کہ انہوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے سنا کہ جو شخص [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
گناہ اگرچہ وہ بڑا ہو جاتا ہے

حضرت کو رضائی والدہ کے بڑھنے کا علم تھا۔ اس لئے اس حدیث میں اس کا ذکر فرما دیا۔ دوسرا ارشاد ملاحظہ ہو۔

عن عبد اللہ ابن
عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت

مسعود رضی اللہ عنہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تائب ہو، اس گناہ کے
لا ذنب له روایت ایسے
وجہ فی شرح السنہ

جس کا ہر ورق پڑھ کر صاف ہو جاتا ہے کہ
محمد یا نہیں بلکہ روحانی حسن کی جھلک ہے۔
جو شیخ کامل کی صحبت میں رہتے ہیں۔ ہر روز کتنے
واقعات۔ جن چیزوں سے ہم کو ان سے پرہیز
ان کی روحانی صحت نہیں بگڑتی۔ ہمیشہ ہنستے
بعض خدام ان سے دور نہیں جانا چاہتے۔ کیونکہ وہ
جانتے ان کی روحانی صحت بڑھ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنی رضا پر
درست رکھنے کی توفیق دے۔ اور اگر کبھی بھول
جائے تو آپ کو استغفار سے اس کو بیان کرنے کی توفیق
عطا فرمائے۔ کہ ہمارا ہم نہ رہے۔ آمین یا رب

امراضِ زنانہ کا علاج

ہم ہمیشہ عرض کیا کرتے ہیں، کہ ہر ایجاد کا مقصد ہے۔ کہ ہم اسباب کو ان کی طرف [illegible] جو [illegible] کے ذمہ پڑا فرض [illegible] ہے۔ ہمیں اپنی ذمہ داری کو اچھی طرح سمجھنا [illegible] اور اس سے کبھی نہیں ہٹنے سکتے۔ جناب کی [illegible] کے لئے کچھ نہ کچھ ترقی کرتا رہا ہوں۔ یہ [illegible] فرائض نیچے سے سیدھے ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ [illegible] ہمیں کہ اس کو اور دل پر لگا [illegible] اور اس پر عمل کرنے کی کوشش [illegible]۔ [illegible] اور اللہ کی تین تاروں سے [illegible] وابستہ ہو تو اس کو فائدہ [illegible]۔ یہ ہیں سے اگر ایک تار بھی کٹ [illegible] تو آپ کی تربیت کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے [illegible]

دونوں کی بیماریاں الگ الگ ہیں - جس طرح جسمانی بیماریاں مہلک ہوتی ہیں - مثلاً تپ دق - اسی طرح بعض روحانی بیماریاں بھی مہلک ہوتی ہیں - جسمانی بیماریوں کے معالج اطبا اور ڈاکٹر اور روحانی بیماریوں کے معالج انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں - ان کے بعد ان کے وارثین کے ذمہ معالج ہوتے ہیں - عام طور پر روحانی بیماروں کا احساس نہیں ہوتا - وہ مرنے کے بعد ان کو آنکھ کھلنے پر احساس ہوتا ہے - اگر ان سے شفایاب ہو کر دنیا سے نہ گئے - تو یہ روحانی بیماریاں قبر میں ان کو نہ چھوڑیں گی - قیامت کے دن پچاس ہزار سال کا ہے - اس دن بھی یہ ساتھ نہ چھوڑیں گی - اور اس کے بعد جہنم میں بھی ساتھ نہیں چھوڑیں گی - اگر ایمان نہ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے جہنم سے نکل کر جنت میں چلے جائیں گے - ایسی خطرناک بیماریوں کا احساس بہت کم ہے - جسمانی بیماریاں مرنے کے بعد فوراً ختم ہو جاتی ہیں

جب اس سے اس کی قوم
نے کہا۔ اترا مت۔ بے شک اللہ
اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا
اور جو کچھ تجھے اللہ نے دیا
ہے۔ اس سے آخرت کا گھر
کر اور اپنا حصہ دنیا میں

اللّٰہُ اِیَّاکَ وَلَا تَبْغِ النِّسَاءَ
فِی حُرَمِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ
الْمُفْسِدِیْنَ (سیدھے قصص کوع
پ ۲۰

نہ لاحول در جستی کہ جیں دیں
اللہ خدا پیدا سے ساتھ ہاں د
ہے ، اور بک ہیں فساد ڈا ،
نہ ہو ہے شک اللہ فساد ہا
دوں کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ والے تو اس کو اللہ تعالیٰ کا فضل
کرتے ہیں۔ مگر وہ سب ایک جواب دیتا ہے۔

اِنَّمَا اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ

(یہ تو مجھے اپنے
ہنر ہی سے ملا ہے

قارون

تیجہ کیا نکلا۔

فَخَسَفْنَا بِہٖ وَبِدَارِہٖ

اللہ تعالیٰ نے اس کو

فَمَا کَانَ لَہٗ مِنْ فِئَۃٍ

اس کے خزانوں کے

یہ ہے

ہا کہ اس کی اپنی دولت کس بُرے طریقے پر
ہیں نہ جانے پائے۔

کبر۔ کبر یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو اعلیٰ اور
دوسروں کو ذلیل سمجھے ہر شخص میں یہ بیماری آتی ہے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ

وہ جیسے ایمان موسیٰ علیہ السلام کہ ذرہ بھر
ذرہ کہتا۔ اور اپنے آپ کو ان سے بہتر
سمجھتا۔ جنانچہ جب کہ فرعون نے غرق ہونا
تو موسیٰ علیہ السلام کے ہوتے کے برابر
ذرہ کے برابر بھی نہیں ہو سکتے مرتبہ
ہیں۔ اس وجہ سے ان کو وہ بات
نہ بارش ہوتی ہے۔ ان کا ایمان
وجود سے اٹھا ہوا ہے اس پر بھی خدا
رحمت بھیجتا ہے کہ ذرا سے پر بھی خدا
رحمت۔ فرعون کے تاج پر بھی خدا
تخت پر بھی لعنت۔

اب ہمیں مرزا کے کفر کا حال دیکھنا
کوئی نہ کوئی ایسا گناہ کرتا ہے۔ جس کو
جانتا ہے یا خدا جانتا ہے۔ یہ تمام
سائن بورڈ بنا لیا جائے۔ نفس کی
کو توڑنے کے لئے اس کو ڈانٹا جائے
یہ ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ

ہیں ۔ کہ تیرے عیب چھپا رکھے ہیں ۔ اور خوبیاں ظاہر کردی ہیں ۔ تو بڑا پاکباز بنتا ہے ۔ اگر تیرے یہ گناہ لوگوں پر ظاہر ہو جائیں تو کوئی تیرے منہ پر بھی نہ تھوکے ۔

اولیاء کرام کی بے شمار قسمیں ہیں ۔ ان میں سے ایک قسم ان حضرات کی ہے ۔ جو اللہ تعالےٰ کی رحمت کو کشش کرتے ہیں ۔ اور ان کا وجود عذاب الٰہی کو روکے رکھتا ہے ۔ لاہور میں اس قسم کے اولیاء کرام نہ ہوں ۔ تو لاہور بھی کوئٹہ کی طرح تباہ ہو جاتا ۔ اس قسم کے حضرات پبلک پلیٹ فارم پر آکر کام نہیں کرتے ۔ اگر لاہوریوں کو ان کا علم ہو جائے تو یہ ان کے منہ پر نہ تھوکیں لیکن ایسے بندۂ خدا کے جوتے پر لاہور کے شرابی ۔ زانی اور ڈانس کھیلنے والے قربان کردیئے جائیں ۔ تو ان کے جوتے کا حق ادا نہ ہو ۔ اسی قسم کے حضرات کے لئے کسی نے کہا ہے ۔

خاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

تیسری روحانی بیماری کا علاج پھر کبھی عرض کروں گا ۔ وقت ختم ہوگیا ہے ۔ اللہ تعالےٰ مجھے اور آپ کو امراض روحانی سے شفایاب ہوکر دنیا سے شفا یاب ہوکر دنیا سے جانے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین یا الہ العالمین۔

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

Masood Faisal Jhandir Library